

ایکسپورٹس گروٹھ ایک کامیاب ماذل

ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ 12 نومبر، 2019

دنیا کی کامیاب معیشتون کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنی معیشتون کی ترقی ایکسپورٹس گروٹھ سے حاصل کی جو اس وقت دنیا کا کامیاب ماذل ہے۔ دنیا میں 10 سرفہرست ایکسپورٹس ممالک میں پہلے نمبر پر چین ہے جس کی ایکسپورٹس 1.99 کھرب ڈالر ہے، دوسرے نمبر پر امریکہ 1.45 کھرب ڈالر، تیسرا نمبر پر جرمنی 1.32 کھرب ڈالر، چوتھے نمبر پر جاپان 635 ارب ڈالر، پانچویں نمبر پر جنوبی کوریا 512 ارب ڈالر، چھٹے نمبر پر فرانس 507 ارب ڈالر، ساتویں نمبر پر چانگ کانگ 502 ارب ڈالر، آٹھویں نمبر پر نیدرلینڈ 495 ارب ڈالر، نویں نمبر پر اٹلی 454 ارب ڈالر اور دسویں نمبر پر برطانیہ 407 ارب ڈالر ہے۔ بھارت 268 ارب ڈالر ایکسپورٹس کے ساتھ 20 ویں نمبر پر آتا ہے جبکہ 2018 میں پاکستان کی مجموعی ایکسپورٹس صرف 23.6 ارب ڈالر رہی اور جنوبی ایشیائی ممالک میں آبادی کے لحاظ سے فی کس 120 ڈالر بنتے ہیں جبکہ خطے کے دیگر ممالک بالخصوص بنگلہ دیش کی ایکسپورٹس 42.2 ارب ڈالر ہے جو آبادی کے لحاظ سے 270 ڈالر فی کس بنتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کی ایکسپورٹس خطے کے دیگر ممالک کی طرح بڑھنے کے بجائے کم کیوں ہوئیں؟

گزشتہ پانچ چھ برسوں میں پاکستان کی ایکسپورٹس 26 ارب ڈالر سے کم ہو کر 21 ارب ڈالر تک آچکی ہیں جبکہ رواں مالی سال 2019-20 میں وزیراعظم اور مشیر تجارت نے ایکسپورٹس ہدف 27 ارب ڈالر رکھا ہے۔ پاکستان کی ایکسپورٹس کے بارے میں گزشتہ ہفتے فیڈریشن نے ایکسپورٹس سے متعلقہ اعلیٰ حکام، CEO عارف خان، سینئر ذی جی رافع بشیر، فارن سروس اکیڈمی کے چین، افغانستان اور پاکستان کے ڈائیریکٹر پروگرام ٹمر جاوید کی سربراہی میں 42 رکنی سفارتی وفد اور ڈائیریکٹر TDAP بختیار احمد کی سربراہی میں 28 بیرون ملک پاکستانی سفارتخانوں میں تعینات کئے جانے والے نریڈ اور انویسٹمنٹ کمرشل قونصلرز سے تفصیلی ملاقاتیں ہوئیں جو ان کے کورس کا حصہ تھیں۔ میں نے فیڈریشن کی جانب سے ملکی ایکسپورٹس سمیت ایک معاشی جائزہ پیش کیا۔ میں نے شرکاء کو بتایا کہ پاکستان کی معیشت 61 فیصد سروس سیکٹر، 19 فیصد مینوفیکچرنگ اور 20 فیصد ایگری کلچر سیکٹر پر مشتمل ہے۔ پاکستان کی ایکسپورٹس 23 ارب ڈالر یہ جس میں 12 سے 13 ارب ڈالر ٹیکسٹائل ایکسپورٹس شامل ہیں جبکہ گزشتہ سال پاکستان کی امپورٹس 60 ارب ڈالر تھیں جس کے نتیجے میں ہمیں ناقابل برداشت تجارتی خسارہ ملا۔ پاکستان کی ایکسپورٹس میں ٹیکسٹائل، کلاتھنگ، لیدر، رائس، سیریل، کنفکشنری، کیمیکلز، سیممنٹ، فشری، نمک، منرلز، اسپورٹس اور سرجیکل گڈز، کارپٹ اور فارما شامل ہیں جبکہ امپورٹ میں پیٹرولیم مصنوعات، پلاسٹک خام مال، مشینری، آئرن اینڈ استیل، ڈائزر اور کیمیکلز، بلڈنگ میٹریل، خوردنی تیل اور بیج، فرٹیلائزر، چائے اور پیپرشامل ہیں۔

کے موجودہ CEO عارف خان ملکی ایکسپورٹس بزہانے میں TDAP بزے پر عزم نظر آتے ہیں۔ ایکسپورٹرز نے ان سے اپنے دیرینہ سیلز اور انکم نیکس ریفنڈ کی عدم ادائیگیوں کے ایکسپورٹ پر منفی اثرات کے بارے میں بتایا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہر مہینے ایکسپورٹرز سے ملاقاتیں کریں گے۔ گذشتہ دنوں TDAP کے سابق چیئرمین اور میرے دوست طارق اکرام جنہیں وزیراعظم کے مشیر تجارت عبدالرزاق دائمہ نے ملکی ایکسپورٹس بزہانے کیلئے ایک استڈی تیار کرنے کی ذمہ داری دی ہے، نے نیکسٹائل ایکسپورٹس بزہانے کیلئے مجہ سے تفصیلی ملاقات کی۔ طارق اکرام کا کہنا تھا کہ ان کی استڈی کا فوکس وہ ممالک تھے جہاں دیگر ممالک سے وہ مصنوعات امپورٹ کی جا رہی ہیں جو پاکستان انہیں سپلائی کر سکتا ہے۔ مثلاً مراکش 20 ملین ڈالر چاول امپورٹ کرتا ہے جس میں بھارت سے 18 ملین ڈالر بھارت اور پاکستان سے صرف 2 ملین ڈالر چاول امپورٹ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے مراکش میں تعینات پاکستان کے نئے سفیر حامد اصغر خان سے بات کی ہے اور ان شاء اللہ ہم دسمبر کے پہلے بفتے میں فیڈریشن کا اعلیٰ سطح وفد مراکش لے کر جا رہے ہیں جس میں پاکستانی چاول کے فروغ کیلئے سفیر پاکستان کی ریائش گاہ پر ”بریانی فیسٹیول“ بھی منعقد کیا جائے گا۔ فیسٹیول میں مراکش کے تمام بزے ڈپارٹمنٹل استورز کے پرچیز ڈائریکٹرز کو مدعو کیا جائے گا۔

چاول کے علاوہ ہم نیکسٹائل، سرجیکل اور اسپورٹس گذز، فود آئٹمنز، فارماسیوٹیکل کے ممتاز ایکسپورٹرز کو بھی اپنے ہمراہ مراکشی وفد میں لے کر جاریہ ہیں جو وزارت تجارت کی افریقی ممالک سے تجارت بڑھانے کی Look Africa پالیسی کے تناظر میں ہے۔ اسی طرح اگر ہم افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ چند سال پہلے پاکستان کی افغانستان سے تجارت 12.7 ارب ڈالر سالانہ تھی جو آب کم بوکر صرف 500 ملین ڈالر رہ گئی ہے جس کی وجوبات میں پہلے نمبر پر افغانستان کے راستے نیتو سپلائی میں کمی اور حکومت پاکستان کی جانب سے امپورٹس پر ریگولیٹری ڈیوٹیز کا نفاذ ہے جس کی وجہ سے افغانستان کا 80 فیصد کارگو اب ایران کی چابھار اور بندرعباس پورٹ کو منتقل ہو گیا ہے اور افغانستان کی ایران سے تجارت بڑھ کر 2.8 ارب ڈالر سالانہ پہنچ گئی ہے جو 5 ارب ڈالر تک متوقع ہے جو پہلے پاکستان کی تجارت تھی۔ ہمیں بر ملک کی امپورٹس کا تجزیہ کرنا ہوگا کہ وہ کون سی مصنوعات ہیں جو دوسرے ممالک سے امپورٹ کی جا رہی ہیں اور جنہیں ہم پاکستان سے بھی ایکسپورٹس کر سکتے ہیں۔ پاکستان کو اپنے زر مبادله کے ذخائر بڑھانے اور رویے کی قدر مستحکم رکھنے کیلئے ملکی ایکسپورٹ میں اضافے کی اشد ضرورت ہے جو دیگر ترقی یافتہ ممالک کا کامیاب ماذل بھی ہے۔